مختارات

ملخّص از مکتوبِ مفتوح

جناب وقار احمد صدیقی صاحب - ۳۴ کے الاعظم اسکوائر فیڈرل بی ایریا، کراچی

مرتبہ: جناب آسی ضیائی صاحب - ادارۂ معارف اسلامی منصورہ

روزنامہ ڈان (۱۶ ستمبر) میں جناب ہاشم رضا نے اپنے مضمون THE LESSON OF KARBALA کا آغاز اس عجیب وغریب دعوے سے کیا ہے:

IN THE HISTORY OF THE WORLD THE PAGE OF KARBALA WAS WRITTEN BY GOD IN COLLABO TION WITH HUSSAIN.

اللہ تعالیٰ اور حضرت حسینؓ کے باہمی ربط کے متعلق یہ اندازِ بیان مناسب نہیں معلوم ہوتا، بلکہ اس سے مزید ایک گمراہ کن خیال یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت ختم نہیں ہوئی، اور آپؐ کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کا رابطہ وحی کے ذریعے دیگر لوگوں سے ہو سکتا ہے۔ اور یہ تمام مسلمانوں کے متفق علیہ عقیدے کے خلاف ہے۔ ایک دانشور کو الفاظ کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہیے تھا۔

دوسری اور اصل وجہ اعتراض، موصوف کا یہ کہنا ہے کہ:

ASCHOLAR OF ARABIC LANGUAGE HAS INTERPRITED THE LETTERS KAF, HA, YA, AIN, SWAD کٓھٰیٰعٓصٓ[1]

---

[1] از قبیلِ حروفِ مقطعات قرآنی وارد بہ آغاز سورۂ مریم۔

AS FOLLOWS :-

KAF STANDS FOR KARBALA ک برائے کربلا

HA " " HILAKAT ہ برائے ہلاکت

YA " " YAZID ی برائے یزید

AIN " " ATASH (THIRST) ع برائے عطش

SWAD " " SABR ص برائے صبر

حیرت ہے کہ موصوف نے نہ تو اس اسکالر کا نام بتایا اور نہ یہ کہ یہ بات انہوں نے کہاں سے نقل کی ہے، کیونکہ اس تحقیق کی کوئی نظیر پچھلے چودہ سو سال میں کہیں نہیں ملتی۔ اور مزید وجہ تکلیف و حیرت یہ امر ہے کہ ایک "دانشور" ایسی توہم پرستانہ غیر اسلامی بات کہے، جب کہ حروفِ مقطعات کے بارے میں تمام مسلمان یہ مانتے ہیں کہ ان کا علم رسول اللہؐ کے سوا کسی کو نہیں دیا گیا۔ لیکن اگر عقلی و علمی کوشش کے بجائے کوئی شخص توہم پرستی پر مبنی الل ٹپ تشریح پر اتر آئے تو یہ بچوں کا کھیل بن جائے گا۔ چنانچہ انہیں حروف کی تشریح یوں بھی ہو سکتی ہے کہ:

ک سے کوہ
ہ سے ہمالیہ
ی سے یوکے (U.K)
ع سے عروج
ص سے صادق

} یعنی کوہ ہمالیہ کے تمام علاقوں پر یوکے والوں کا عروج صادق آئے گا۔

یا

ک سے کوفہ
ہ سے ہلاکت
ی سے یورش
ع سے عثمان
ص سے صبر

} یعنی اہل کوفہ حضرت عثمانؓ پر یورش کریں گے اور صبر کے اس مثالی نمونے کو ہلاک (شہید) کردیں گے۔

وغیرہ وغیرہ۔

یہ قرآن فہمی نہیں، قرآن دشمنی ہے کہ اللہ کی کتاب کا اس طرح مذاق اڑایا جائے۔ ہاشم رضا صاحب جیسے دانشوروں سے درد مندانہ گذارش ہے کہ دین کو بے عقلی کا مجموعہ بنانے کا کام اور ایسی گھٹیا تاویلات، مضحکہ انگیز نکتہ تراش واعظوں کے لیے چھوڑ دیں، جن کے فہم کی رو سے مذہب کا عقل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پھر ان میں اور دانشور صاحبان میں کیا فرق ہوا؟